Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۱۷ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ ۔ ۲۴ صلح ۱۳۶۰ ہش ۔ ۲۴ جنوری ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۸

ارشادات عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ

خدا نے دنیا کو تاریکی اور غفلت میں پا کر ایک نور بھیجا وہ نور جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے

جس کی راہ پر چلنا انسان کو محبوبِ الٰہی بنا دیتا ہے

وہی مستحق ہے کہ اسے نور کے نام سے موسوم کیا جائے

۱۔ "وہی (خدا) تو ہے جو ہر ایک فیض کا مبدء اور ہر ایک زندگی کا سرچشمہ اور ہر ایک قوت کا ستون اور ہر ایک وجود کا سہارا ہے اور انہی معنوں کی رو سے تو اس کو خدا ماننا پڑتا ہے۔ سو اسی کا یہ فضل و احسان ہے کہ دنیا کو تاریکی اور غفلت اور جہالت میں پا کر ایک نور بھیجا اور وہ نور جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے دنیا میں آیا اور خدا کا مقدس کلام قرآن شریف اس پر نازل ہوا اور ہم کو علمی اور عملی پاکیزگی کے لئے بھی راہیں دکھلائیں۔" (آریہ دھرم صفحہ ۱۰)

۲۔ "جس کی راہ پر چلنا انسان کو محبوبِ الٰہی بنا دیتا ہے۔ اس سے زیادہ کس کا حق ہے کہ اپنے تئیں روشنی کے نام سے موسوم کرے۔ اسی لئے اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام نور رکھا ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔ قَدْ جَآءَكُمْ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰهِ۔ یعنی تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے۔"

(سراجدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب صفحہ ۴۶)

۳۔ "وہ ایک نور تھا جو دنیا میں اور نوروں پر غالب آگیا۔ اس کے نور نے ہزاروں دلوں کو منور کیا اور اسی کی برکت کا یہ راز ہے کہ روحانی مدد اسلام سے منقطع نہیں ہوئی بلکہ قدم بقدم اسلام کے ساتھ چلی آتی ہے۔ ہم ایسی تازہ بتازہ برکتیں اس نبی کے دائمی فیض سے پاتے ہیں کہ گویا اس زمانہ میں بھی وہ نبی ہم میں موجود ہے اور اس وقت بھی اس کے فیوض ہماری ایسی ہی راہ نمائی کرتے ہیں کہ جیسا اس پہلے زمانہ میں کرتے تھے۔ اس کے ذریعہ سے ہمیں وہ پانی ملا ہے جس کی ضرورت ہر ایک پاک فطرت محسوس کر رہی ہے۔ اور وہ پانی بڑی سرعت سے ہمارے ایمانی درخت کو نشو و نما دے رہا ہے اور ان مشکلات سے ہم نے رہائی پائی ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہیں اور اگر کسی کو ہم میں سے ابتدائی مرحلہ میں ..... مشکلات معلوم بھی ہوں مگر وہ ایسی نہیں ہیں جو آگے قدم بڑھانے سے مغلوب اور مرفع نہ ہو سکیں۔ اسلام میں آگے قدم بڑھانے کا وسیع میدان ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۲۹۹)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۲۱ صلح / جنوری۔ سیدنا حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کو پرسوں بخار ہو گیا تھا انفیکشن دوبارہ ہو گئی ہے۔

احباب کرام اپنے شافیٔ مطلق خدا کے حضور انتہائی عاجزی سے جھک جائیں۔ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ مولائے حقیقی ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت کامل و عاجل عطا کرے۔ آپ کی تکلیف اور بیماری کو محض اپنے فضل سے دور کرے۔ آپ کو قوت و توانائی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ اور آپ کا حامی و ناصر ہو آمین

۔۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو کل سے شدید چکروں کی شکایت ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو خیر و عافیت سے رکھے۔ اور بابرکت لمبی عمر عطا کرے آمین

۔۔ مکرم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ شہر و ضلع گوجرانوالہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور اب کافی کمزور ہو گئے ہیں۔ عاجزانہ درخواست ہے کہ احباب ان کی صحت کامل و عاجل کے لئے دعا کے خاص فرما کر ممنون فرمائیں۔

عبدالرحمٰن صابر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ کی ۶۲ ویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی ۶۲ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ مورخہ ۳۔۴۔۵ اپریل (شہادت) بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ۱۹۸۱ء / ۱۳۶۰ ہش ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲۰ بابت ۱۱ تا ۱۵ اگست ۱۹۸۰ء (قسط پنجم)

حالیہ سفرِ یورپ کے دوران قیامِ انگلستان کا پہلا مرحلہ

لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

۱۵ اگست کے خطبۂ جمعہ میں غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیابی کی غرض سے ایک تعلیمی منصوبہ کی وضاحت

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

غلبۂ اسلام کا زمانہ اور ہماری ذمہ داری

حضور نے خطبہ جمعہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔

یہ غلبۂ اسلام کا زمانہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہتے ہوئے اسلام کو عملاً غالب کرنے کی ذمہ داری ہماری جماعت پر ڈالی گئی ہے۔ غلبۂ اسلام کا یہ جہاد صرف دینی میدانوں تک ہی محدود نہیں ہے۔ نہ یہ ذہنی اور اخلاقی میدانوں میں آگے بڑھنے تک محدود ہے بلکہ یہ اس امر کا متقاضی ہے کہ ہم زندگی کے ہر میدان میں آگے بڑھ کر دوسروں سے سبقت لے جائیں۔ فی الوقت میں علمی ترقی کے میدان میں سبقت لے جانے کی اہمیت واضح کروں گا۔

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے زمانہ میں علمی ترقی بہت زیادہ ہوئی تھی۔ انسان نے چاند پر قدم رکھا تھا اور قریب ترین فاصلوں سے ستاروں اور سیاروں کی تصاویر اتارنا تھیں۔ انسان نے علمی ترقی کے میدان میں یہ کارنامے سرانجام دے کر یہ سمجھ لیا کہ اس نے سب کچھ معلوم کر لیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس نے جو کارنامے بھی سرانجام دئے ان کی حیثیت روٹی سے جھڑنے والے چند بھوروں سے زیادہ نہ تھی۔ ان لوگوں کے غرور کو توڑنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے احمدیوں کے واسطے علم کے میدانوں میں ترقی کرنا ضروری ہے۔ اسی لئے حضرت اقدس کے سلسلہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک دعا سکھائی گئی جو یہ ہے کہ

رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ

یعنی اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھا۔ اس میں دراصل یہ بتانا مقصود تھا کہ علمی ترقی کے لئے دعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرنا ضروری ہے۔ مغربی اقوام نے دیگر علوم کی طرح نیوکلیئر فزکس میں ترقی تو کی لیکن وہ قادر دعا کے فیض سے اپنے آپ کو محروم رکھ کر اللہ تعالیٰ نے ان کی علمی ترقی کی لگن، تڑپ اور جد و جہد کو ایک جاہل کی دعا کے طور پر (جسے حضرت اقدس نے ایک مجنونانہ دعا قرار دیا ہے) قبول کر کے ان پر علمی ترقی کی راہیں کھول دیں۔ ترقی تو انہوں نے کر لی لیکن حقائق الاشیاء تک ان کی رسائی نہ ہو سکی۔ سَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْہُ کی رو سے انہیں اپنی تحقیقات کو انسانوں کے فائدہ کیلئے استعمال کرنا چاہیئے تھا لیکن انہوں نے کیا یہ کہ جاپان کے دو شہروں کو صفحۂ ہستی سے نابود کر دیا۔

معرفتِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ

ہمیں رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ کی دعا اسی لئے سکھائی گئی ہے کہ ہم پر علمی میدان میں آگے بڑھنے کی راہ بھی کھلے اور ساتھ ہی ہمیں اللہ تعالیٰ کا نور بھی ملے تاکہ ہم اپنی علمی ترقی سے بنی نوع انسان کو دکھ میں مبتلا نہ کریں بلکہ انہیں سکھ پہنچائیں اور اسی طرح ان کے خادم بنیں جس طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

اسی لئے دنیوی علوم کے بارہ میں ہمارے نقطۂ نظر اور مغربی قوموں کے نقطۂ نظر میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جنہیں دنیا محض دنیوی علوم کہتی ہے۔ ہم انہیں معرفتِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہر دینی صداقت کے لئے آیت کا لفظ استعمال کیا ہے اسی طرح مظاہر قدرت کو بھی جن کا تعلق دنیوی علوم سے ہے اس نے آیت قرار دیا ہے۔ بخارات کو بھی اس نے آیت قرار دیا ہے اور بادلوں کو بھی۔ پھر بارش کے برسنے کو بھی آیت قرار دیا ہے اور نہ برسنے کو بھی۔ اس لئے کہ بادل وہیں برستے ہیں جہاں انہیں برسنے کا حکم ہو اور جہاں حکم نہ ہو وہاں نہیں برستے کبھی وہ بادلوں کو حکم دیتا ہے کہ اس لئے برسو کہ بندوں کو اس کی ضرورت ہے اور کبھی حکم دیتا ہے کہ برسو تا زمین پر میرا قہر نازل ہو۔ برسنے کی ان دونوں حالتوں کو یا نہ برسنے کو اس نے اپنی اپنی جگہ آیت قرار دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کا ہر جلوہ آیت ہے اور اس لئے آیت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

اب اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ دنیوی علوم کی تحصیل کفر ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی صفات کے جلووں کے علم کی تحصیل کو کفر قرار دیتا ہے۔ سو یہ بالبداہت غلط ہے۔ جس قدر انسان اس کی صفات کے جلووں سے آگاہ ہوتا ہے۔ اسی قدر اس کی معرفت الٰہی بڑھتی چلی جاتی ہے کیونکہ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کو بھی جانتا ہے اور اس کے جمال اور اس کی رحمت کو بھی پہچانتا ہے بہرحال جن علوم کو دنیا دنیوی علوم کہتی ہے قرآن کریم نے انہیں بھی روحانی علوم قرار دیا ہے اور اس لئے قرار دیا ہے کہ وہ بھی معرفتِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہیں۔

علمی ترقی کا اہم منصوبہ

ہم احمدیوں نے اللہ تعالیٰ کو کبھی فراموش نہیں کرنا اور اس کی معرفت کے حصول سے کبھی غافل نہیں ہونا۔ اسی لئے میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ایک تعلیمی منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ اگر جماعت اس بارہ میں تعاون کرے اور میرے کہنے پر چلے تو علمی ترقی کی راہیں کھلنے کے ساتھ ساتھ معرفتِ الٰہی میں ترقی کی بھی نئی راہیں کھل سکتی ہیں۔ اور قوم و ملک اور بنی نوع انسان کی خدمت بجالانے کی بعض نئی راہوں پر گامزن ہونے کی توفیق بھی مل سکتی ہے۔

میں نے کہا یہ ہے کہ ہمارا ہر بچہ میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کرے جس ملک میں خواندگی کی شرح سترہ فی صد ہو اگر اس میں جماعت کا ہر بچہ میٹرک پاس کرتا چلا جائے تو خواندگی کی شرح میں اضافہ کا موجب ہوگا اور یہ ملک کی کتنی بڑی خدمت ہوگی۔

پھر اس منصوبہ کی افادیت کا ایک پہلو اور بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو شخص ان پڑھ ہے وہ قرآن کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ برخلاف اس کے ایک میٹرک پاس میں قرآن کو سمجھنے کی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جو ذہین ہیں اور بی۔ اے، بی۔ ایس سی تک تعلیم حاصل کریں گے ان میں قرآن کو سمجھنے کی زیادہ صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔ علیٰ ہذا جو ایم۔ اے، ایم۔ ایس سی اور پی ایچ۔ ڈی کریں گے ان میں قرآن کو سمجھنے کی اور بھی زیادہ اہلیت پیدا ہوگی۔ اسطرح ہمارے نوجوانوں میں قرآنی علوم و معارف سے فیضیاب ہونے کی راہیں بھی استوار ہوتی چلی جائیں گی۔

مزید برآں قرآنی علوم سے بہرہ ور ہونے کے نتیجہ میں ہمارے نوجوان دنیوی علوم میں ایسی دسترس حاصل کر سکیں گے جو دوسروں کو حاصل نہیں ہوگی۔ کیونکہ قرآن کریم ہر علم کے بارہ میں رہنمائی کرتا ہے۔ کوئی شعبۂ علم ایسا نہیں جس کے متعلق قرآن میں ہدایت موجود نہ ہو۔ قرآن نے شہد کے متعلق دو تین آیات میں عظیم الشان ریسرچ کا منصوبہ پیش کیا ہے۔ اسے پڑھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ آپ لوگ جب تک قرآن کی ہدایت کی روشنی میں علمی تحقیق نہیں کریں گے آپ دنیا کے رہنما نہیں بن سکتے۔

ہر بچہ میٹرک ضرور پاس کرے۔ یہ تو اس منصوبہ کی صرف ایک شق ہے۔ بورڈز اور یونیورسٹیوں کے امتحانات میں پوزیشنیں حاصل کرنے والوں کے لئے مزید اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے سکالرشپس کا اہتمام اور ذہین ترین یعنی جینیئس قسم کے نوجوانوں کی استعدادوں اور صلاحیتوں کے نشوونما کا انتظام اس منصوبے میں شامل ہے۔ ہم پر خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ وہ جماعت کو ذہین بچے عطا کر رہا ہے۔ سب سے بڑی نعمت جس سے وہ اپنے کسی بندے کو نوازتا ہے یہی ہوتی ہے کہ اس کے ہاں ذہین بچہ پیدا ہو جائے۔ ہم نے ہر بچہ کو شروع ہی سے سنبھالنا ہے اور درجہ بدرجہ اس کی تعلیمی ترقی کا ریکارڈ رکھنا ہے تاکہ کوئی ایک اعلیٰ ذہن بھی ضائع نہ ہونے پائے۔ خاص طور پر جو غیر معمولی طور پر ذہین اور جینیئس ہوں ان کی تعلیمی ترقی کی نگہداشت کرنا اور انہیں ضائع ہونے سے بچانا جماعت کی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے ہی یہ تعلیمی منصوبہ جاری کیا گیا ہے اور اس میں انعامی وظائف اور طلائی تمغے دئے جانے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ابھی تو میں نے اس منصوبہ کو پاکستان میں ہی جاری کیا ہے دو سال بعد میں اسے ساری دنیا میں جاری کرنے کا اعلان کر دوں گا۔ انشاء اللہ۔

الغرض تعلیمی ترقی کا ایک بڑا اچھا اور مفید منصوبہ شروع ہو گیا ہے اور علمی میدان میں ایک ایسی بنیاد رکھ دی گئی ہے جس کے ذریعہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ علم کے میدان میں ترقی یافتہ قوموں سے سبقت لے جا کر اور اس طرح قرآنی علوم و معارف کی برتری ثابت کر کے اسلام کو دنیا میں غالب کرنا ہے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے (بقیہ صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک سنہری ورق

(مکرم مولوی اقبال احمد صاحب نجم سابق مبلغ سپین)

پیشگوئی "مصلح موعود" میں بیان کیا تھا کہ "زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"

یہ پیشگوئی کئی طریق پر پوری ہوئی۔ حضرت المصلح الموعود ..... کے دل میں تڑپ پائی جاتی تھی کہ دنیا جلد ہدایت پا جائے۔ آپ نے تحریک جدید کا نظام قائم فرمایا اور دنیا میں تبلیغ اسلام کے لیے ایک جال بچھا دیا۔

چنانچہ سپین جو ایک جزیرہ نما ہے اس کنارۂ زمین تک بھی آپ کی شہرت ۱۹۳۶ء میں اس طرح پہنچی کہ سپین و اٹلی کے مجاہد اول مکرم ملک محمد شریف صاحب گجراتی کو یکم فروری ۱۹۳۶ء کو قادیان سے آپ نے از سر نو اسلام کا جھنڈا لہرانے کے لیے روانہ فرمایا۔

جناب ملک صاحب نے وہاں جا کر بہت قربانیاں کیں اور احمدیت کا بیج بویا۔ آج جبکہ سپین میں پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے تو جناب ملک صاحب کی ابتدائی قربانیوں اور خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ ۲۹۵ تا ۳۰۱ میں جو ان کے حالات درج ہیں وہ من و عن بلا کم و کاست درج کیے جاتے ہیں۔ تاکہ یہ مجاہد اسلام بھی ان فتوحات کے موقع پر دعاؤں کا مستحق ٹھہرے۔ اور نظر انداز نہ ہو جائے۔

فصل سوم

دار التبلیغ سپین و اٹلی

مسلمانوں نے (۷۱۱ء تا ۱۴۹۲ء) قریباً آٹھ سو برس تک نہایت شان و شوکت سے حکومت کی۔ مگر بادشاہ فرڈیننڈ اور ملکہ ازبیلہ کے اس مشترکہ فرمان کے بعد کہ کوئی مسلمان اسپین میں نہیں رہ سکتا۔ ہسپانوی مسلمان نہایت بے دردی اور سفاکی سے ختم کر دیئے گئے۔ حضرت مصلح موعود ..... نے اسپین کی اس سرزمین پر از سر نو لوائے اسلام لہرانے کے لیے یکم فروری ۱۹۳۶ء کو ملک محمد شریف صاحب گجراتی کو قادیان سے روانہ فرمایا۔ ملک صاحب ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء کو سپین کے دار الحکومت میڈرڈ میں وارد ہوئے۔

ملک صاحب نے زبان سیکھنے کے ساتھ ساتھ میڈرڈ کے مختلف اشخاص تک پیغام حق پہنچانا شروع کر دیا۔ ۱۵ مئی ۱۹۳۶ء کو آپ نے صدر جمہوریہ سپین کو اُن کی کامیابی پر مبارک باد کا خط لکھا۔ جس میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی آمد کا بھی ذکر کر دیا۔ ازاں بعد جلد ہی ملکی حالات نے یکایک پلٹا کھایا اور سپین میں بدامنی کا دور دورہ شروع ہو گیا۔ مگر آپ بدستور تبلیغ اسلام میں مصروف رہے اور چند ماہ کے اندر ہی سپین میں احمدیت کا بیج بونے میں کامیاب ہو گئے یعنی بعض سعید روحیں حلقۂ بگوش اسلام ہو گئیں۔ چنانچہ سب سے پہلے کونٹ غلام احمد صاحب اور پھر مرزا آغا عزیز صاحب نے احمدیت قبول کر لی۔ نومبر ۱۹۳۶ء میں اسپین قیامت خیز جنگ کا میدان بن گیا اور بمباری اور توپوں کے گولوں نے سربفلک عمارتیں کھنڈرات میں تبدیل کر دیں۔ ملک صاحب جس مکان میں رہتے تھے اس کے اردگرد اکثر مکانات پیوند خاک ہو گئے۔ اور لوگ اپنا مال و متاع چھوڑ کر بھاگ نکلے مگر خدا نے احمدی مجاہد کو بالکل محفوظ رکھا۔ جب حالات خطرناک صورت اختیار کر گئے تو برطانوی سفیر نے آپ کو سفارت خانہ میں بلایا اور دو دن گذارنے کے بعد دوسری برٹش رعایا کے ساتھ آپ بھی حکماً میڈرڈ سے لندن بھیج دیئے گئے۔ قریباً ایک ہفتہ لندن میں گذارنے کے بعد بحری جہاز سے جبرالٹر روانہ ہوئے مگر جبرالٹر اترتے ہی حکومت کی خاص پابندیوں کے باعث اسی جہاز میں واپس ہونا اور فرانس کی ایک بندرگاہ میں اترنا پڑا۔ جہاں آپ نے قریباً ایک ماہ تک قیام کیا اور اعلائے کلمۃ اللہ میں مصروف رہے۔ اسی دوران حضرت مصلح موعود ..... کی طرف سے اٹلی چلے جانے کا ارشاد موصول ہوا۔ جس پر ملک صاحب ٹولون سے بذریعہ گاڑی اٹلی کے دار السلطنت روما میں تشریف لے گئے۔ روما سے آپ کی سب سے پہلی رپورٹ جو مرکز میں پہنچی وہ ۲۵ جنوری ۱۹۳۷ء کی لکھی ہوئی تھی۔

مجاہد سپین و اٹلی کے خود نوشت

حالات

دار التبلیغ سپین اور دار التبلیغ اٹلی کے مختصر ابتدائی واقعات لکھنے کے بعد اب ہم ملک محمد شریف صاحب مجاہد اسپین و اٹلی کے قلم سے ان ممالک میں تبلیغ اسلام و احمدیت کے ایمان افروز حالات درج کرتے ہیں۔ ملک صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

سپین کی خانہ جنگی شروع ہونے سے پہلے میڈرڈ شہر کی تھیوسافیکل سوسائٹی کے ممبر صاحبان کے علاوہ انفرادی طور پر بھی چیدہ چیدہ انسانوں تک پیغام احمدیت پہنچانے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے بخشی۔ ان میں سے قابل ذکر یونان کی ایک بہت بڑی شخصیت (COUNT ANTONIO LOGOTHETE) نامی تھے آپ کا نام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے نام پر کونٹ غلام احمد رکھا گیا آپ میڈرڈ شہر کی بار ایسوسی ایشن کے صدر اور یونانی شہریت رکھتے تھے۔ آپ کی اہلیہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے نعمت ایمان سے مالا مال کیا۔ آپ کا اسلامی نام آمنہ رکھا گیا۔ خانہ جنگی کے دوران کمیونسٹ خیال کے اکابرین پر اُس انسان کی تلاش میں تھے جو کسی نہ کسی طریق پر خدا پر ایمان رکھتا ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میڈرڈ شہر میں آباد خدا پر ایمان رکھنے والے انسانوں کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اور مجبوراً کونٹ غلام احمد صاحب کو سپین سے نکلنا پڑا عرصہ کے بعد البانیہ پہنچے جہاں اپنی عمر کا باقی ماندہ حصہ بسر کر کے عین اس وقت آپ کی وفات ہوئی جبکہ میں جنگ عالمگیر ثانی کے دوران دشمن کے قیدی کیمپوں میں بے کسی کے ساتھ زندگی بسر کر رہا تھا۔ آپکی اہلیہ آمنہ کو میڈرڈ کی پولیس نے گرفتار کر کے ہر روز ڈراؤ دھمکاؤ کے ساتھ گولی سے اڑا دینے کی دھمکیاں دیں اور یہی بتایا جاتا رہا کہ اگلی صبح آپ کو گولی سے اڑا دیا جائے گا۔ اور یہی بتایا جاتا رہا کہ اگلی صبح آپ کو گولی سے اڑا دیا جائے گا۔ ... مگر خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ غیر متوقع رنگ میں آپ کو رہا کر دیا گیا۔ میڈرڈ شہر میں بمباری اس شدت سے ہوتی تھی کہ لوگ ہر لمحہ آہ و زاری ہی کرتے سنائی دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اُسی کے حضور سوز و گداز کے ساتھ دعاؤں کا سلسلہ جاری تھا۔ چنانچہ دو مرتبہ اللہ تعالیٰ نے خارق عادت طور پر موت کے منہ سے بچایا اور اخبار [illegible] کو جاری رکھنے کی توفیق بخشی جو [illegible] زیادہ خطرناک صورت اختیار کرتی چلی جا رہی تھی۔ ہر کسی کی گھبراہٹ اور تشویش میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔ انگریزی سفیر متعینہ میڈرڈ نے حالات کی حد درجہ نزاکت کے پیش نظر مجھے سفارت خانہ میں بلا کر اسی بات کا مشورہ دیا کہ میں جان کی حفاظت کی خاطر سپین چھوڑ کر کسی دوسرے ملک میں چلا جاؤں مگر میں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور آپ سے دریافت کیا کہ آپ خود ایسے دردناک حالات کے پیش نظر اس ملک کو چھوڑ کر کیوں نہیں چلے جاتے۔؟ اس پر جواب ملا کہ وہ انگریزی حکومت کے حکم کے بغیر کوئی عملی قدم نہیں اٹھا سکتے۔ میں نے جواباً بتایا کہ جب آپ چند پونڈوں کے لالچ سے اپنی جان کو مصیبت میں ڈالنے کیلئے تیار نہیں تو مجھے اتنا ہی ذلیل سمجھتے ہیں کہ میں موت کے ڈر سے اس ملک سے چلا جاؤں بعینہٖ اُس حالت میں جبکہ یہاں آیا ہی مرنے کیلئے ہوں۔ اس پر آپ نے میری عمر پوچھی اور یہ معلوم کر کے کہ تیئیس سال کی عمر میں اتنی قربانی کی روح موجود ہے۔ مزید پوچھا کہ یہ روح آپ کے اندر کس نے پیدا کی ہے میں نے نہایت عاجزی سے بتایا کہ اسلام اور احمدیت نے۔ میڈرڈ کی صورت حالات جب حد درجہ نازک ہو گئی تو برطانوی حکومت نے حکماً ہر فرد کو سپین سے نکال کر جنگی بحری جہازوں کے ذریعہ فرانس اور دیگر ممالک میں بھیج دیا۔ چنانچہ مجھے بھی فرانس کی بندرگاہ مارسیلز پر آ کر پناہ لینی پڑی جہاں سے لندن گیا اور لندن سے سمندر کے راستہ حضرت مصلح موعود ..... کے ارشاد کے مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۳۷ء کو اٹلی کے دار السلطنت روما میں پہنچا۔ روما شہر میں میری ملاقات کونٹ غلام احمد صاحب سے ہوئی۔ آپ باوجود ضعیف العمری کے میرے مکان پر آیا کرتے جو چوتھی منزل پر واقع تھا۔ سپین کی مسلسل اور خطرناک بمباری کے دوران میرے پاؤں میں بم کے ٹکڑے ایسے موجود تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیر علاج رہنا پڑا۔ جونہی اللہ تعالیٰ نے شفاء بخشی۔ زبان سیکھنے اور تبلیغ احمدیت کے کام کی طرف متوجہ ہوا۔ ۱۹۴۰ء تک ہر قسم کے صبر آزما حالات کا مقابلہ کر کے اور چند باوقار اور خلیق انسانوں کو حلقہ بگوش احمدیت کرنے کے بعد جنگ عالمگیر ثانی کے نتیجہ میں دشمن کے قیدی کیمپوں میں ایام زندگی ۱۹۴۴ء تک گذارنے پر مجبور ہوا۔ رُوما کے معزز اور باوقار احمدی دوستوں میں سے خود کونٹ غلام احمد صاحب، پروفیسر یقین صاحب اور ڈاکٹر انور صاحب کے والد بشیر احمد صاحب مرحوم اور خود ڈاکٹر انور صاحب قابل ذکر ہیں جو اپنے اخلاص اور محبت کی وجہ سے اس قابل ہیں کہ تاریخ احمدیت میں ان کے نام محفوظ ہیں۔ دشمن کے قیدی کیمپ میں جانے سے پہلے ایطالیہ میں تیس کے قریب انسانوں نے احمدیت قبول کی تھی۔ مگر قید کے چہار سالہ عرصہ میں ہر کسی پر طرح طرح کے مصائب آئے جنگ عالمگیر ثانی کی درد ناک تکالیف اور ایک دوسرے سے دوری نے رہی سہی تنظیم کو نقصان پہنچایا تاہم جہاں کہیں بھی احمدی موجود تھے نورِ ایمان کی چنگاری ہمیشہ ان کے اندر روشن رہی۔

قید کے چہار سالہ عرصہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے تبلیغ احمدیت کا کام جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ چنانچہ میری پہلی بیوی سلیمہ خاتون کے علاوہ یوگوسلاویہ کے تین افراد کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ وہ احمدیت قبول کریں ان میں برادرم ج ز ا خان صاحب خاص طور پر اپنے اخلاص اور ایثار کی وجہ سے قابل ذکر ہیں قید کی کیمپ میں بھی اللہ تعالیٰ نے بے شمار احسانات مجھ عاجز پر کئے۔ چنانچہ مختلف اقوام کی نمائندگی نے فرائض سرانجام دیئے اور آخر کار حسن سلوک اور احسانات کے سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے اپنا ہر دل عزیزی کے نتیجہ میں سینکڑوں مصیبت زدہ قیدی ساتھیوں کی جانیں بچانے کی توفیق ملی اتحادی اقوام کے سپاہیوں نے ایطالوی شہر فلارنس میں داخلہ کے موقعہ پر انہوں نے ہندوستانی کمانڈر تک مجھے پہنچایا۔ میری احمدی بیوی سلیمہ خاتون نے بھی قید کی خطرناک گھڑیوں میں ہمیشہ میرا ساتھ دیا۔ اور ہر قسم کے غموم و ہموم میں میری شریک حال رہی۔ ہندوستانی افواج کی بہتری و بہبودی کے کاموں میں نمایاں طور پر حصہ لینے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے دی۔ چنانچہ انڈین آرمی ایجوکیشن لیکچرر کے طور پر ان کے ساتھ فلارنس یونیورسٹی میں کام کرتا رہا۔ اسی اثناء میں جماعت کے بعض اکابرین نے خدا کی دی ہوئی توفیق سے میری خبر گیری کی اور حضرت مصلح موعود ..... تک میرے حالات پہنچائے۔ ہندوستانی افواج کے ہمراہ جنگ میں کام آئے ہوئے سپاہیوں کی لاشیں جگہ بجگہ سے حاصل کر کے انہیں دفنانے کے کام میں مصروف تھا تو دائیں آنکھ پر سخت چوٹ آئی اور سر میں گہرا زخم ہو گیا۔ اس کے نتیجہ میں دائیں آنکھ ہمیشہ کے لیے کمزور ہو گئی۔ ایطالیہ میں ایک اتحادی کمیشن اس وقت تک موجود تھا۔ اس کے ساتھ اپریل ۱۹۴۷ء تک باحسن وجوہ نہایت کامیابی کے ساتھ کام کیا اسی اثناء میں حضرت مصلح موعود ..... نے دو مجاہدین (یعنی ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل اور مولوی محمد عثمان صاحب فاضل) کو ایطالیہ کے لیے نامزد کر کے خاکسار کو از سر نو ایطالیہ کیلئے امیر مقرر کیا ایطالیہ کے حالات کے پیش نظر سسلی کے علاقہ میں تبلیغ احمدیت کی غرض سے ان ہر دو مجاہدین کو MESSINA کے شہر میں بھیجا۔ تا اس حصہ زمین کے ان انسانوں تک یہ پیغام پہنچایا جا سکے جو ایک وقت میں مسلمان تھے۔ اور پالیرمو نامی شہر اسلامی تہذیب کا مرکز تھا۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہم سب کو اس بات کی توفیق بخشی کہ فریضۂ تبلیغ کو حق المقدور بجا لائیں MESSINA شہر کے دورہ کے موقعہ پر جبکہ وہاں کی مقامی حکومت نے ہر دو مبلغین کو ۲۴ گھنٹوں کے اندر ملک چھوڑنے کا حکم دیدیا تھا۔ مقامی بالائی حکام سے مل کر اور انہیں گذشتہ اسلامی شوکت اور شان یاد دلا کر اور ان کے اس رنگ میں اپنے ساتھ رشتہ کے تصور کے نتیجہ میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے حکم کی تنسیخ کے کام میں کامیابی ہوئی۔ اس موقعہ پر دو ایمان افروز واقعات قابل ذکر ہیں۔

ایک تو یہ ہے کہ مسینہ کی بندرگاہ کے قریب ایک پرانے زمانے کی یادگار کے سامنے جو کہ ایک مسجد سے مشابہت رکھتی تھی میں نے کھڑے ہو کر اسلامی دور کی یاد تازہ کرتے ہوئے سوز و گداز سے دعا کی تو ایک بھاری مجمع کو وہاں پر کھڑے پایا۔ میں نے ایطالوی زبان میں ہی حاضرین سے پوچھا کہ یہ کیا یادگار ہے تو انہوں نے بتایا کہ یہ پرانے زمانے کی ایک مسجد ہے۔ اس پر رقت کے ساتھ میں نے حاضرین کو بتایا کہ وہ ایک مبارک دور تھا۔ اور آپ میں سے غالباً اب کسی کو بھی یاد نہیں کہ آپ کے آباؤ اجداد مسلمان تھے۔ کاش آپ میں سے کوئی ایک ہی اس زمانہ کی یاد تازہ کر کے اسلام کی طرف متوجہ ہو؟ اس پر ایک نوجوان آگے بڑھا اور کہنے لگا کہ میں اس بات کے لیے تیار ہوں چنانچہ اسے سلسلہ کے عقائد اور اسلام کی ترقی کے حالات سے واقف کیا گیا تو اس نے اسلام قبول کر کے اپنا نام محمود رکھنا پسند کیا دوسرے نوجوانوں پر اس کا گہرا اثر تھا۔ اس نوجوان کے ذریعہ وہاں پر ہماری تبلیغ کے انتظامات ہوتے رہے MESSINA شہر کی میونسپل کمیٹی کے قریب پہنچے تو وہاں پر ایک فوٹو گرافر کی دوکان تھی۔ جس کے اندر جا کر دریافت کیا کہ فوٹو تیار کر کے جلدی دیدیں گے اس پر یہ فوٹو گرافر ایک عجیب انداز میں ٹکٹکی لگائے کھڑا ہو گیا اور میرے بار بار اصرار پر کہ فوٹو لے لیں حرکت میں نہ آیا آخر کار کہنے لگا۔ فوٹو بعد میں لے لیں گے مجھے آپ سے کچھ دریافت کرنا ہے۔ عرصہ ہوا میں نے اور میری بوڑھی والدہ نے ایک ہی رات ایک ہی خواب دیکھی! جس میں ایک جلیل القدر انسان حاضرین سے مخاطب ہو کر اسلام کی خوبیاں بتا رہے تھے آپ کے ارد گرد اکثر اشخاص موجود تھے مگر ان میں دو کی شکلیں مجھے اچھی طرح یاد ہیں۔ ایک کا چہرہ گول اور موٹے نقش تھے اور دوسرے انسان کا چہرہ بہت نورانی تھا۔ ان ہر سہ اشخاص کے قریب چوتھے مقام پر آپ موجود تھے۔ باتوں باتوں میں اس جلیل القدر انسان نے آپکی طرف اشارہ کر کے یہ کہا کہ اگر ایطالیہ میں آپ لوگوں کو اسلام سمجھنے کی ضرورت ہو تو اس شخص سے اپنا رابطہ قائم کر لیں۔ آپ چاہیں تو میں اپنی والدہ کو بھی یہیں بلا لیتا ہوں تا وہ بھی اس خواب کی تصدیق کر دیں۔ چنانچہ آپ کی والدہ صاحبہ بھی وہیں پہنچ گئیں۔ اور اس طریق پر آپ نے بھی اسی بات کی تصدیق کی جو فوٹو گرافر صاحب نے بتائی تھی۔

میں نے سلسلہ کا اسم کھول کر سب سے پہلے انہیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا فوٹو دکھایا جس کے بارہ میں انہوں نے یہ بتایا کہ یہی وہ جلیل القدر انسان تھے بعد ازاں میں نے حضرت مولانا نورالدین (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) کا فوٹو دکھایا تو اس بات کی تصدیق ہوئی کہ آپ ہی گول چہرے والے اور موٹے نقشوں والے ہیں اس کے بعد حضرت مصلح موعود ..... کی فوٹو دیکھ کر انہوں نے بتایا کہ یہی وہ انسان ہیں جن کا چہرہ نورانی تھا۔

بعد ازاں جلد ہی انکی کا مشن بند کر دیا گیا۔ اور ہر دو مجاہدین کو واپس مرکز میں بلا لیا گیا۔ گو میں نے بدستور انکی میں اپنی رہائش جاری رکھی۔ اور روزی کے ذرائع پیدا کر کے ۱۹۴۹ء میں ہوائی جہاز کے ذریعہ پاکستان پہنچا۔ جہاں ایک سال ٹھہرنے کے بعد حضرت مصلح موعود ..... سے از سر نو ملاقات کر کے اور ہدایات لے کر واپس ایطالیہ پہنچا جہاں باوجود مشکل اور ناموافق حالات کے ۱۹۵۵ء تک فریضۂ تبلیغ کو بجا لاتا رہا اس دس سالہ عرصہ میں امان اللہ خان سابق بادشاہ افغانستان، شاہ ایران، ملکہ الزبتھ اور ان کے خاوند پرنس فلپ اور ڈاکٹر احمد سکارنو تک پیغام احمدیت پہنچانے کا موقعہ ملا۔

اسی طرح ایطالوی جمہوریت کے سب سے پہلے صدر اینریکو دے نکولا صاحب سے۔ اور چند سال بعد دوسرے صدر گرونکی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی نیز امریکہ۔ انگلستان۔ مراکو۔ لیبیا۔ سومالیہ مشرقی افریقہ۔ آسٹریلیا۔ جنوبی افریقہ۔ مینیگال ماریشس۔ سپین۔ ٹرکی ایران۔ البانیہ یوگوسلاویہ ہنگری اور سوئٹزرلینڈ کے زائرین تک جماعتی اور انفرادی رنگ میں ملاقاتیں کر کے پیغام احمدیت پہنچانے کی توفیق ملتی رہی۔

فالحمد للہ علی ذالک۔

(تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ ۲۹۵ تا ۳۰۱)

قارئین ملاحظہ فرمایا آپ نے کس طرح اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والوں کی غیب سے تائید و نصرت ہوتی ہے۔ خدا کے فرشتے ان کے لیے کام کرتے ہیں خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے اوقات و اموال خرچ کرتے ہیں اور عزیز و اقارب سے دور رہ کر قید و بند کی صعوبتیں جھیل کر خدا کے نام کو بلند کرنے کی جدوجہد میں مشغول رہتے ہیں۔

وآخر دعوانا ان
الحمد للہ رب العالمین۔

نیکی کی طرف آگاہ کرنے والا
نیکی کرنے والے کی طرح ہوتا ہے
(حدیث نبوی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء کی مختصر روداد

۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء — تیسرے روز کا پہلا اجلاس

(۴)

امریکہ وفد کے نمائندہ کی تقریر۔

مکرم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد محترم مظفر احمد صاحب ظفر نیشنل پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ امریکہ نے انگریزی زبان میں مختصر تقریر فرمائی۔ آپ نے ۱۹۵۴ء میں بیعت کی ۱۹۷۲ء میں پہلی دفعہ ربوہ جلسہ سالانہ کے موقع پر تشریف لائے اور اس کے بعد ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ تشریف لاتے رہے ہیں جلسہ سالانہ کے علاوہ بھی آپ بعض مواقع پر مرکز سلسلہ میں تشریف لائے۔ امسال جو وفد امریکہ سے جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہے۔ اس کے آپ امیر ہیں۔

آپ نے سب سے پہلے حاضرین جلسہ تک امریکہ کے احمدی احباب کا سلام پہنچایا اور اس کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ کی باقاعدہ اور منظم ۳۰ برانچیں ہیں۔ ہم نے وہاں دو پرائمری سکول قائم کئے ہیں۔ ایک شبانہ سکول ہے۔ ایک مسجد کی تعمیر حال ہی میں پوری ہوئی ہے۔ ہم ارادہ کر رہے ہیں کہ آئندہ ایک ماہ کے عرصہ میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے ایک طالب علم امریکہ سے بھیجیں۔ اس میں کچھ مشکلات بھی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان مشکلات کو دور فرمائے۔ اور ہم اس ارادہ میں کامیاب ہو جائیں۔

آپ نے فرمایا اس سال حضور امریکہ بھی تشریف لے گئے۔ آپ کی امریکہ میں تشریف آوری نے تمام امریکن احمدیوں کو نئی زندگی عطا کی ہے۔ نیا جوش ان میں پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے مقاصد جلیلہ میں کامیاب و کامران فرمائے آمین۔

آپ نے فرمایا ہم نے ایک بستی تعمیر کی ہے جس کا نام قادیان تجویز کیا گیا ہے۔ ایک شہر میں ہم عیدگاہ بھی بنا رہے ہیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ امریکہ میں احمدیت ترقی کرے ہم خدا کی خاطر ہر ممکن قربانی پیش کرنے والے ہوں۔ تا وہاں ایسے لوگ پیدا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے اور احمدیت کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں گذارنے والے ہوں۔

آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

سیرت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مکرم مظفر احمد صاحب ظفر نیشنل امیر جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید نے حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت مبارکہ پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا گذشتہ دو سال سے میں حضور اقدس کی سیرت مبارکہ کے ایک پہلو پر تقریر میں کرتا آیا ہوں اور وہ ہے آپؑ کے ذریعہ پورے ہونے والے معجزات اس سال دوبارہ اسی موضوع پر تقریر کرنے کی توفیق پانا محض اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے۔ گذشتہ سال میں نے بعض روایات بھی اپنے مقالہ میں شامل کی تھیں۔ لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے میں انہیں پڑھ نہیں سکا تھا۔ آج میں پہلے وہی روایات سناؤں گا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ جو معجزات ظہور پذیر ہوئے ان کی تعداد ہزاروں نہیں لاکھوں ہے اس لئے اس تھوڑے سے وقت میں سب معجزات کا بیان کرنا مشکل ہے۔ اس لئے میں اس وقت صرف بعض باتیں ہی بیان کر سکوں گا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے مامورین کا وجود بہت بابرکت ہوتا ہے۔ ان کے زمانہ میں عجیب قسم کا انتشار روحانیت ہوتا ہے۔ لوگ بدیوں کو چھوڑ کر نیکیوں کے اختیار کرنے میں مستعد ہو جاتے ہیں۔ روحانی امور میں عقلیں تیز ہو جاتی ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے زمانہ میں بھی برکات روحانیہ کا ظہور ہوا۔ آپ نے اپنے پر ایمان لانے والوں کے دلوں کو بالکل بدل دیا۔ وہ معارف دینیہ سے مالا مال ہو گئے۔ وہ الٰہی محبت میں ایسے کھو گئے کہ انہوں نے اپنے وطنوں، مالوں، عزیزوں اور جان کے آراموں کو اللہ جل شانہٗ کو راضی کرنے کے لئے چھوڑ دیا۔ آپ پر ایمان لانے کے بعد دلوں میں کیا تبدیلی پیدا ہوئی۔ آپ پر ایمان لانے سے کیا فوائد حاصل ہوئے روحانیت میں کس طرح ترقی ہوئی اس سلسلہ میں آپ نے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی۔ حضرت محمد حسن صاحب بھاگلپوری۔ حضرت مولوی غلام نبی صاحب خوشابی۔ حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب حضرت مولانا شیر علی صاحب اور حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی روایات پڑھ کر سنائیں۔ ان روایات میں ان اصحاب نے ان تبدیلیوں، روحانی ترقیات اور فوائد کا ذکر کیا تھا جو ایمان لانے کے بعد ان کو حاصل ہوئیں۔ انہوں نے یہ بیان فرمایا کہ انہیں کسی دنیوی عظمت کے حصول کی ضرورت نہیں تھی۔ حضور کی توجہ سے وہ حضور کی طرف کھنچے چلے آئے۔ حضور کے انفاس قدسیہ نے ان کی زندگیوں کو بالکل بدل کر رکھ دیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا یہ چند مثالیں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے بعض اصحاب کی ہیں، ورنہ سارے ہی اصحاب کی زندگیاں حضور کے پاک نمونہ اور صداقت کی زبردست دلیل ہیں۔ یہ سب لوگ ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء کے مصداق تھے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں ایسی جماعت تیار کی جو اسلام کے غلبہ اور اس کی اشاعت کے سلسلہ میں ہر ممکن قربانی دے رہی ہے۔ وہ عالمگیر تبلیغ اسلام۔ تراجم قرآن اور خدمت قرآن کے لئے غیر معمولی قربانیاں دے رہی ہے۔ وہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے کام کو تیز کرنے میں مصروف ہے۔ مبلغین احمدیت اسلام کے نام کو بلند کرنے کی مہم میں دن رات لگے ہوئے ہیں۔ ان کی کوششوں کے نتیجہ میں۔ لوگ اسلام کی تعلیم کو قدر کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئے ہیں اور اسلام کا جھنڈا روز بروز بلند سے بلند تر ہو رہا ہے۔ اس وقت ہم صرف ۳۰ ممالک میں باقاعدہ تبلیغی مشن قائم ہیں۔ ان میں ۸۰ منظم جماعتیں ہیں۔ ۵۰ مساجد ہیں۔ ۱۲۰ سکول ہیں ۳۶ اخبارات و رسائل ہیں۔ ۱۳ زبانوں میں تراجم قرآن شائع ہو چکے ہیں اور کئی زبانوں میں تراجم قرآن تیار ہیں۔ ان پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔ ۲۵ ہسپتال خدمت خلق کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ ایک معجزہ دنیا کو یہ بھی دکھاتا ہے کہ اس کے فرستادہ کی جماعت بتدریج ترقی کرتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جب دعویٰ فرمایا اس وقت آپ اکیلے تھے پھر چند آدمی آپ کے ساتھ مل گئے۔ اس وقت اس جماعت کو تباہ کرنا بظاہر مشکل امر نہیں تھا لیکن جو خدا تعالےٰ کی حفاظت میں ہو اس کو کون تباہ کر سکتا ہے۔ آپ نے اپنی کتب (نظم و نثر) میں اپنی جماعت کی ترقی کا ذکر کیا ہے۔ آپ کی زندگی میں ہی جماعت کی تعداد چار لاکھ تک پہنچ گئی تھی۔ جھوٹوں اور خدا تعالےٰ پر افترا کرنے والوں کو یہ ترقی ہرگز نہیں ملتی پھر جماعت کا وجود کسی خاص ملک یا خطہ زمین سے وابستہ نہیں۔ ہر ملک اور ہر خطہ زمین میں احمدی موجود ہیں اور سچ بات یہ ہے کہ احمدیت پر اس وقت سورج غروب نہیں ہوتا۔ اس وقت بھی جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے کے لئے کئی ممالک سے تشریف لانے والے موجود ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تصنیف لطیف "الوصیت" کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ جو جماعت کے لئے بطور وصیت

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ہے اور فرمایا ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد وہ مرد ہو یا عورت اس کو ہمیشہ یاد رکھے تا وہ اپنی ذمہ داریوں سے لمحہ بھر بھی غافل نہ ہو۔ خدا کرے کہ ہم اور ہماری آئندہ نسلیں امام الزمان کی اس وصیت کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو ایسے رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس سے اس کی رضا ہمیں حاصل ہو۔

انڈونیشیا کے وفد کے نمائندہ کی تقریر

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تقریر کے بعد محترم صدر الدین یحییٰ پنتو نمائندہ وفد انڈونیشیا نے اردو زبان میں تقریر کی آپ نے فرمایا میں جزائر شرق الہند یعنی انڈونیشیا سے آیا ہوں اور جماعت انڈونیشیا کے ہزارہا افراد کا محبت بھرا سلام آپ تک پہنچانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں میں قادیان اور ربوہ میں بار بار آتا رہا ہوں اس لئے اکثر احباب مجھ سے واقف ہیں۔ آپ نے بتایا انڈونیشیا کے ۲۷ صوبوں میں جماعت پھیلی ہوئی ہے اور باوجود مشکلات کے روز افزوں ترقی کر رہی ہے اور وہ دن دور نہیں جب چودہ کروڑ انڈونیشین احمدیت کے نور سے منور ہوں گے انشاء اللہ

آپ نے فرمایا میں احباب کو خوشخبری سناتا ہوں کہ محترم ملک غلام فرید صاحب کا مرتب کردہ ترجمہ قرآن و تفسیر کا انڈونیشین ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور شائع ہو چکا ہے جس پر ۳۰ ملین روپیہ (انڈونیشی) (پانچ لاکھ پاکستانی روپے) خرچ آیا ہے۔ بنڈونگ کی ایک احمدی بہن نے ایک مسجد تعمیر کی ہے جس پر ۵۰ ملین انڈونیشی روپیہ (۷ لاکھ پاکستانی روپیہ) خرچ آیا ہے۔ جزیرہ بالی میں جہاں ہر سال دنیا کے ہزاروں ٹورسٹ آتے ہیں ایک شاندار مسجد تعمیر کی ہے۔ مانس لوم میں ۲۰ لاکھ روپیہ کی لاگت سے ایک جلسہ ہال تعمیر کیا جا رہا ہے پاکستانی مبلغین کے علاوہ کئی انڈونیشی مبلغ مصروف تبلیغ ہیں وہ نہ صرف جماعت کا کام کر رہے ہیں بلکہ پاکستان کا نام بھی روشن کرتے ہیں ہمارا انڈونیشیا سے اس جلسہ پر آنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اس پیشگوئی کو پورا کرتا ہے کہ:- یاتیک من کل فج عمیق

ویاتون من کل فج عمیق

من جاءک جاءنی

بالآخر آپ نے احباب کرام سے یہ درخواست کی کہ وہ انڈونیشی احباب جو جلسہ پر آئے ہیں اور وہ سب دوست جو باوجود خواہش اور تمنا کے یہاں نہیں آسکے انہیں خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی دے اس کو اپنی خاص رحمتوں سے نوازتا رہے اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

جلسہ کا اختتامی اجلاس:-

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس ۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء کو ظہر و عصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب سے قرآنی تعلیمات اور حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی بابرکت تحریرات کے حوالہ سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم ترین مقام و مرتبہ پر ایک روح پرور خطاب فرمایا۔ اس خطاب کا خلاصہ انشاء اللہ الفضل کی کسی آئندہ اشاعت میں درج کیا جائے گا۔

اس خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح ہمارا اٹھاسی واں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

مرتبہ
سلطان احمد پاکوکی

تصحیح

سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ ۸۰-۱۹۷۹ء میں صفحہ ۱۶ پر سال رواں کے لئے نئے انتخابات کی فہرست میں راولپنڈی کی صدر کا نام غلطی سے مکرمہ بیگم بریگیڈیئر ضیاء الحسن لکھا گیا ہے۔ دراصل یہ راولپنڈی کے حلقہ پشاور روڈ کی صدر ہیں۔ ضلع راولپنڈی کی نہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضلع بہاول نگر میں خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاسیں

(مرتبہ:- مکرم نذیر احمد ص- خادم قائد ضلع بہاول نگر)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاول نگر کو ۱۵ نومبر تا ۲ دسمبر ۱۹۸۰ء ضلع میں سترہ مقامات پر نہایت کامیاب تربیتی کلاسز منعقد کرنے کی سعادت ملی۔ قیادت ضلع کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی ان کلاسز میں متعلقہ مجالس کے مجموعی طور پر ۷۰ فیصد خدام و اطفال کے علاوہ انصار بزرگوں، احمدی بہنوں اور غیر از جماعت حضرات نے بھی استفادہ کیا۔ نماز باجماعت کی اہمیت، برکات خلافت، تلاوت و تدبر فی القرآن کی اہمیت۔ آنحضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بے پایاں، اسوۂ حسنہ اور سیرت مقدسہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی سیرت طیبہ اور کارنامہ، عالمگیر غلبۂ اسلام اور ہماری ذمہ داریاں۔ خدمت خلق۔ اسلامی تعلیمات کی فضیلت۔ خدام الاحمدیہ کے عہد کی اہمیت۔ تربیت اولاد۔ لا الٰہ الا اللہ کا بکثرت ورد کرنے کی تحریک اور کلمۂ توحید کی تفسیر۔ درس قرآن و حدیث اور ملفوظات دینی اور روحانی نظمیں سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے سالانہ مرکزی اجتماع کے خطابات بذریعہ ٹیپ ریکارڈ خدام و اطفال کے دینی معلومات کا جائزہ اور دیگر علمی و تربیتی امور اور مواضع پر خاکسار نذیر احمد خادم قائد ضلع کے علاوہ مکرم رانا نصرت احمد ناصر صاحب نائب قائد ضلع مکرم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ نائب قائد ضلع مکرم میاں مقبول احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ ناظم تحریک جدید ضلع مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب شاد انسپکٹر بیت المال، مکرم ناصر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ، مکرم ناصر احمد صاحب چٹھہ معتمد ضلع۔ رانا جمیل احمد صاحب ناظم اطفال ضلع اور مکرم ملک سلطان احمد صاحب معلم وقف جدید نے تقاریر کیں۔ متعلقہ مجالس کے قائدین نے خاص تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ان تربیتی کلاسوں سے ضلع میں بفضل اللہ تعالیٰ خاص بیداری کی لہر دوڑ گئی۔ الحمد للہ۔ ہر تربیتی کلاس کا افتتاح خاکسار نے کیا۔ یہ کلاسیں مندرجہ ذیل مقامات پر منعقد ہوئیں ہر کلاس اجتماعی دعا پر ختم ہوتی رہی۔

نمبر شمار	تاریخ	مقام
۱-	۱۵/۱۱/۸۰	بہاول نگر شہر
۲-	۱۸/۱۱/۸۰	چک ۱۹۱ R-6 ضلع بہاولنگر
۳-	۱۹/۱۱/۸۰	" ۱۶۹ مراد " بہاولنگر
۴-	۲۱/۱۱/۸۰	" ۱۶۶ مراد
۵-	۲۱/۱۱/۸۰	" ۱۶۸ مراد
۶-	۲۳/۱۱/۸۰	ڈیرہ باجوہ
۷-	۲۴/۱۱/۸۰	چک ۲۲۳ ۹-آر
۸-	۲۵/۱۱/۸۰	چک ۲۱۴ ۹-آر
۹-	۲۸/۱۱/۸۰	چک ۱۶۶ مراد
۱۰-	۲/۱۲/۸۰	چک ۳۲۷ ایچ-آر
۱۱-	۵/۱۲/۸۰	چک ۱۶۶ مراد
۱۲-	۹/۱۲/۸۰	چک ۹ بستی نور پور
۱۳-	۱۰/۱۲/۸۰	چک ۱۸۴ ۷-آر
۱۴-	۱۲/۱۲/۸۰	بہاول نگر
۱۵-	۱۴/۱۲/۸۰	چک ۵۶ ۴-آر
۱۶-	۱۹/۱۲/۸۰	چک ۱۶۶ مراد
۱۷-	۲۰/۱۲/۸۰	چک ۱۸۵ ۷-آر

الفضل

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج خاندار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۴۱)

مکرم نور حسین صاحب	منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ		۱۰ — ۰۰
" شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی	"	"	۱۲۵ — ۰۰
" قاضی محمد اشرف صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
" قاضی خورشید عالم صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
" الحاج سید علی ہاشمی صاحب	چک ۱۷ چھور	"	۲۸ — ۷۵
" وسیم احمد صاحب	"	"	۲۰ — ۰۰
محترمہ تسلیم کوثر عامر مظاہر	"	"	۲۰ — ۰۰
" محمودہ بیگم صاحبہ	نارنگ منڈی	"	۵۲ — ۰۰
مکرم مبشر احمد صاحب غیور	"	"	۱۰ — ۰۰
" محمد اسلم صاحب صابر	"	"	۲۰ — ۰۰
" بشارت احمد صاحب طاہر	"	"	۱۰ — ۰۰
" محمد عارف صاحب ساجد	"	"	۱۰ — ۰۰
محترمہ والدہ صاحبہ مسعود احمد صاحب	"	"	۱۰۰ — ۰۰
" سیدہ اقبال بیگم صاحبہ	"	"	۱۰ — ۰۰
جماعت احمدیہ	"	"	۲۴۷ — ۰۰
جماعت احمدیہ	ننکانہ صاحب	"	۱۷۶ — ۰۰
مکرم احسان الرحمٰن صاحب	گھڑیال کلاں	"	۱۰ — ۰۰
" خالد احمد رحمت اللہ صاحب	کلسیاں	"	۱۰۰ — ۰۰
" محمد شریف ولد محمد خاں صاحب	"	"	۵۰ — ۰۰
مکرمہ بیگم محمد عابد صاحب مع بچگان	بٹالہ کالونی فیصل آباد		۴۰ — ۰۰
مکرم طارق زیدی صاحب	"	"	۲۵ — ۰۰
" چوہدری مقصود احمد صاحب مع خاندان	"	"	۵۰ — ۰۰
" " بشیر احمد صاحب "	"	"	۲۵ — ۰۰
مکرمہ سعیدہ طاہر صاحبہ	"	"	۱۰ — ۰۰
" صدف سعدیہ، طاہرہ شاہد، فرحت منصور	"	"	۱۰ — ۰۰
مکرم کیپٹن چوہدری نصیر احمد صاحب مع بچگان	"	"	۱۵ — ۰۰
" ظہیر احمد صاحب ناصر ابن بشیر احمد صاحب ناصر	"	"	۱۰ — ۰۰
" بشیر احمد صاحب ناصر	"	"	۱۰ — ۰۰
" سعید احمد صاحب ناصر مرحوم	"	"	۱۰ — ۰۰
" وسیم احمد صاحب ناصر ابن سعید احمد صاحب مرحوم	"	"	۱۰ — ۰۰
" مراد احمد صاحب خالد ابن چوہدری مقبول احمد صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
مکرمہ اہلیہ چوہدری مقبول احمد صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
مکرم طارق رشید، بابر رشید پسران ڈاکٹر رشید احمد صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
" سعید احمد صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
مکرمہ وقار النساء صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد طفیل صاحب ڈار	"	"	۱۰ — ۰۰
اطہر مشتاق و سہیل مشتاق صاحبان	"	"	۱۰ — ۰۰
مکرمہ عظمیٰ نواز بنت نواز احمد صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
طاہر احمد، شاہد احمد پسران چوہدری مقبول احمد صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
مکرم ممتاز احمد صاحب ابن نثار احمد صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
" محمد رفیع صاحب ابن محمد شفیع صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
" ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساغر D.M.O	"	"	۳۰۰ — ۰۰
حمیدہ رفعت، سعیدہ رفعت دختران عبد الحمید صاحب آصف	"	"	۱۰ — ۰۰
مکرمہ مربی بشریٰ بیگم صاحبہ	فیصل آباد		۱۰ — ۰۰
مکرم بشیر احمد و منیر احمد پسران مبارک صاحب	"		۲۵ — ۰۰
" کاشف شاہد صاحب ابن شاہد احمد صاحب	"		۲۰ — ۰۰
مبشرہ ریحانہ، بشریٰ مبارکہ دافعۃ النور دختران میاں مبارک احمد صاحب	"		۳۰ — ۰۰
مکرم شاہد احمد صاحب ابن مکرم حمید احمد صاحب	"		۱۰ — ۰۰
" مبارک احمد صاحب ابن عبد الحمید صاحب آصف	"		۱۰ — ۰۰
مکرمہ مبارکہ اقبال صاحبہ بنت " "	"		۱۰ — ۰۰
سنجیدہ رفعت و درثمین دختران میاں محمد یوسف صاحب	"		۲۰ — ۰۰
مکرم طاہر محمود ابن شیخ حبیب احمد صاحب	"		۱۰ — ۰۰
" بلال داؤد ابن داؤد احمد صاحب کابلوں	"		۱۰ — ۰۰
" مرزا احسن بیگ صاحب	"		۵۵ — ۰۰
مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ	"		۱۵ — ۰۰
" سردار بیگم زوجہ عزیز احمد صاحب	"		۵۰ — ۰۰
" ریحانہ داؤد صاحبہ	"		۱۰۰ — ۰۰
" زبیدہ خزاین صاحبہ	"		۳۰ — ۰۰
" سعیدہ محمود صاحبہ	"		۱۰ — ۰۰
مکرم میاں محمد یعقوب صاحب	پیپلز کالونی	"	۶۲ — ۰۰
" شیخ نعمت الرحمٰن صاحب	"	"	۸۰ — ۰۰
" سید مسعود احمد صاحب بخاری	"	"	۱۰ — ۰۰
مکرمہ والدہ طاہر احمد صاحب	"	"	۵۰ — ۰۰
مکرم سید ارشاد احمد صاحب	"	"	۲۰ — ۰۰
مکرم چوہدری منظور حسین صاحب	"	"	۱۰۰ — ۰۰
" شیخ لئیق احمد صاحب	"	"	۶۶ — ۰۰
" قاری عبد الرشید صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
" رانا محمد افضل خاں	"	"	۱۰۰ — ۰۰
" چوہدری شریف احمد صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
مکرمہ پروین اختر اہلیہ نصیر احمد صاحب	"	"	۱۰ — ۰۰
" بشریٰ بیگم اہلیہ نذیر احمد صاحب سہگل	"	"	۱۰ — ۰۰
" بشریٰ تسنیم صاحبہ	"	"	۸۰ — ۰۰
" اہلیہ ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب	"	"	۵۰ — ۰۰
مکرم نذیر احمد صاحب سہگل	"	"	۱۰ — ۰۰
" چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب	"	"	۵۰ — ۰۰
مکرمہ صفیہ بیگم اہلیہ عبد الغفور صاحب بھٹی	"	"	۱۰ — ۰۰
" نسیم ممتاز صاحبہ	"	"	۲۸۵ — ۰۰

(باقی)

اعلان نکاح

۱۔ عزیزم اخلاق انجم متعلم جامعہ احمدیہ ابن مکرم چوہدری عنایت علی صاحب آف کھاریاں کا نکاح عزیزہ بشریٰ شریف صاحبہ بنت مکرم چوہدری شریف صاحب آف اسماعیلہ ضلع گجرات سے دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم محترم محمد طارق اسلام صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۰ء کو مسجد محمود ربوہ میں پڑھا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے

(محمد اشرف عارف مربی سلسلہ احمدیہ)

۲۔ میرے بیٹے عزیز حبیب الرحمٰن صاحب صدیقی کا نکاح عزیزہ مبشرہ عالم بنت حمید اللہ خاں صاحب لاہور سے بعوض مبلغ سات ہزار روپے مہر مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب زاہد سابق مبلغ سویڈن نے ۲۵ دسمبر کو بعد نماز عشاء مکرم مولوی عبد الرشید صاحب رازی سابق مبلغ فجی کے مکان واقع دارالصدر جنوبی ربوہ پر پڑھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت اور بہت سی خوشیوں کا موجب بنائے۔ آمین۔

(والدہ حبیب الرحمٰن صدیقی بالو محلہ صدر۔ راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری درخواست

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

احباب جماعت کے تعاون اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضل عمر ہسپتال میں غریب اور نادار مریضان کا ہر قسم کا علاج عطایا جات کی رقوم سے ہو رہا ہے۔ جو احباب جماعت بھجواتے ہیں۔ اب کچھ عرصہ سے رقوم کم آ رہی ہیں۔ لہٰذا خاکسار تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ اس صدقہ جاریہ کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ رقوم اپنے معذور اور محتاج بھائیوں کے علاج کے سلسلہ میں ہسپتال میں بھجوائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ڈاکٹر مرزا منور احمد C.M.O

جماعت احمدیہ سیرالیون کا وفد بخیریت واپس پہنچ گیا

پون گھنٹہ تک ریڈیو سیرالیون پر تین زبانوں میں انٹرویو

امسال جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء پر چار احباب جماعت سیرالیون سے تشریف لائے تھے۔ مکرم الحاج محمد سنوسی مصطفےٰ وزیر مملکت ان کے علاوہ تھے۔ یہ وفد جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد ۲ جنوری ۱۹۸۱ء کو اپنے وطن بخیریت پہنچ گیا ہے۔ ریڈیو سیرالیون سے ان کی آمد کی خبر اور ان کے انٹرویو تین زبانوں یعنی انگریزی، ٹمنی اور مینڈے میں نشر ہوئے۔ یہ پروگرام پون گھنٹے کا تھا۔ جس میں وفد کے سربراہ مسٹر ابراہیم مصطفےٰ صاحب نے نہایت عمدہ پیرایہ میں اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا۔ نیز حضور ایدہ اللہ کی تقاریر اور جماعت کے تعلیمی اور تبلیغی پروگرام کا ذکر کیا۔ اور اس طرح سے خدا کے فضل سے ملک کے کونہ کونہ میں ربوہ مرکز احمدیت (پاکستان) میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کی خبر پہنچ گئی۔ مقامی اخبارات میں بھی ان کی آمد اور جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کی خبریں شائع ہوئی ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

(رپورٹ بقیہ صفحہ اوّل)

فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بچوں میں غذائیت کی کمی دور کرنے کی اہمیت

ایک اور بات جس کی طرف توجہ دینی ضروری ہے یہ ہے کہ اگر ذہین بچوں میں غذائیت کی کمی ہو تو اسے پورا کرنے کی فکر کرنی چاہیئے تاکہ ان کی استعدادوں اور صلاحیتوں کی پورے طور پر نشوونما ہو سکے۔ ایسے بچوں کو ایسی دوائیں دینی چاہئیں جن سے غذائیت کی کمی پوری ہو سکے۔ ان میں سے ایک سویا لیسی تھیں (SOYA LECITHIN 1200 M.G) بھی ہے۔ ہر بچہ کو اس کے کیپسول کھلانا شروع کر دیں اور دعا بھی کریں۔ پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ ان کے ذہنوں کو کس طرح تیز کرتا ہے اور حصول علم میں ان کے لئے کتنی آسانی اور سہولت پیدا ہوتی ہے۔

میں نے یہ تعلیمی منصوبہ ابھی یہاں (مراد انگلستان۔ ناقل) شروع نہیں کیا۔ ہے لیکن آپ کی ذمہ داریاں ابھی سے شروع ہو چکی ہیں کیونکہ دو سال بعد اسے یہاں بھی جاری کرنا ہے۔ تم خدا سے مانگو، جو مانگو گے وہ تمہیں دے گا۔ انسانی کوششیں کچھ چیز نہیں ہیں جب تک وہ برکت نہ ڈالے۔ پس اس سے مانگو اور مانگو۔

اس کے بعد حضور نے نماز جمعہ پڑھائی۔

احباب دور دور سے بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ اس طرح ہزاروں احباب کو حضور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے اور حضور کے پُر معارف ارشادات سے فیضیاب ہونے کا انمول موقع میسر آیا۔

۱۶ اگست کو حضور نے تمام دن دفتر میں تشریف فرما رہ کر ڈاک ملاحظہ فرمائی اس کے اگلے روز ۱۷ اگست کو حضور نے براستہ البرٹ ڈم مغربی افریقہ کے دورہ پر روانہ ہونا تھا۔

محترم صوفی علی محمد صاحب درویش قادیان وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ محترم صوفی علی محمد صاحب درویش قادیان ۱۷ جنوری ۱۹۸۱ء بعد دوپہر وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوفی صاحب مرحوم کچھ وقت بیمار رہنے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے تھے۔ اور ان کی یہ کمزوری دن بدن بڑھتی چلی گئی۔ جو جان لیوا ثابت ہوئی۔

محترم صوفی صاحب قادیان کے پرانے درویشوں میں سے تھے۔ انہوں نے درویشی دور کو نہایت مستقل مزاجی، خوشدلی اور خلوص سے گزارا۔ بہت نیک اور صالح بزرگ تھے۔ اس درویشی زمانہ کو اپنی زندگی کا بہترین زمانہ قرار دیا کرتے تھے۔ اور اسے اپنی خوش بختی قرار دیتے تھے۔ ابتدائی مشکلات کے وقت بھی کبھی کوئی حرف شکائت زبان پر نہ لائے بلکہ کہا کرتے تھے کہ یہ وقت دلوں کی میل دور کرنے کا ہے۔ باوجود معذور ہونے کے اپنے ہاتھ سے محنت کر کے روزی کماتے تھے۔ اور سلسلہ پر بار بننا نہیں چاہتے تھے۔ انہوں نے لوہار کے کام کی قادیان میں دوکان کھول رکھی تھی۔ اور مختلف قسم کی مشینوں کی مرمت کیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ منارۃ المسیح کی گھڑیاں جو ایک کاریگر درست کر کے گیا تھا جلد ہی بند ہو گئیں۔ اس پر صوفی صاحب نے کہا کہ مجھے یہ گھڑیاں اندر سے دکھا دی جائیں تاکہ ان کے بارہ میں کوشش کر کے دیکھوں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ذہن رسا عطا کر رکھا تھا۔ چند گھنٹوں کی محنت کے بعد گھڑیوں کی مرمت کر دی۔ اور وہ کامیاب اور دیرپا ثابت ہوئی۔ قادیان کے ماحول کے لوگ ضرورت پر انہیں اپنے گاؤں لے جاتے اور کام کروا کر واپس چھوڑ جاتے تھے۔

چند سال ہوئے کہ اڑیسہ کی ایک خاتون سے ان کی شادی ہو گئی۔ جس سے دو بچیاں اور ایک بچہ پیدا ہوا۔ بوقت وفات ان کی عمر ۷۴ سال تھی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جنت میں ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کی اہلیہ صاحبہ اور خورد سالہ بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور ان کا خود کفیل ہو۔ (ناظر خدمت درویشاں)

ولادت

مکرم محترم پیر معین الدین صاحب و محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ کی بیٹی عزیزہ امۃ الشکور سلمہا اور عزیز امجد بیگ ابن مرزا ارشد بیگ صاحب کو ۳۱ دسمبر ۱۹۸۰ء اور یکم جنوری ۱۹۸۱ء کی درمیانی رات اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

ضرورت ہے

ایک ریٹائرڈ خاتون کی تیمارداری کے لئے ایک پختہ عمر خاتون کی ضرورت ہے۔ تنخواہ طعام و رہائش کے ساتھ ۳۰۰/- تا ۵۰۰/- روپے حسب حال ہوگی فوری ملیں۔

راجہ عبدالوہاب
معرفت ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی رجسٹرڈ
ربوہ
فون نمبر:- ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا جدید اور با اعتماد مرکز
مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز گولبازار ربوہ
بالمقابل مومن کلاتھ ہاؤس
فون نمبر:- 517